اے مالک پیارے الٰہ کبریا
فقط ہے دعا ربِ ارض و سما

عقل اور خرد میں ہوں میں کمتریں
دکھا دے ہدایت کی راہِ حسیں

برائی سے رب کی اماں میں رہے
کبھی نہ کجی کچھ دھیاں میں رہے

حمد ہو شکر تیرا کرتے رہیں
ہم سنتِ نبویؐ پہ چلتے رہیں

تمہاری عبادت سے راحت ملے
پیارے ہی زمانے کی چاہت رہے

نگاہوں کی ٹھنڈک ہمیں کر عطا
بصیرت بھی میری ہو اس سے سوا

دکھا دے تجلی ہمیں یا خدا
میں کہتی ہوں یا ربنا مرحبا

نہیں طورِ سینا کی ہم کو طلب
کہ ہوں میں کنیزِ رسولِ عرب

جو معراج کی شب تھے براق پر
تھے جبرئیل سرکار کے ہم سفر

کبھی اقصیٰ ٹھہرے امامؐ انبیاؑ
کبھی سفر رفرف سے عرشِ علیٰ

عرض کی ملائک نے خیر الوریٰ
ہماری تھی حد سدرۃ المنتہیٰ

کریں ہم جو سدرہ سے آگے سفر
تو جل جائیں گے سارے ہی بال و پر

ترا آئی آقاؐ شہہؐ بحر و بر
قدم رنجا فرمائیے خود ادھر

بڑے ناز سے بیٹھ کر عرش پر
محبت کی نظروں سے دیکھا اُدھر

تجلیٔ یزداں سے مخمور تر
ہوئے نورِ یزداں سے وہ بہرہ ور

نہ حدِ ادب سے ذرا بھی بڑھی
نگاہِ محمدؐ رہی دیکھتی

کوئی اس سماں کو بیاں کر سکے
کہاں ایسی جرأت جہاں کر سکے

مجسم تھے آقاؐ جی نورِ خدا
جدا شان سب سے ہے یا مصطفیٰؐ

جو لوٹے عرش سے حبیبِؐ خدا
بتایا زمانے کو جو تھا ہوا

تیری زاہدہ چاہتی ہے شہاؐ
عنایاتِ پیہم کا ہو سلسلہ

خدائے مہرباں ثنا کر رہی ہوں
میرے اللہ تجھ سے دعا کر رہی ہوں
نہیں کوئی دوجا جسے میں پکاروں
کروں التجائیں یا سجدے گزاروں
تو ہی تو ہے ملجا تو ہی تو ہے ماوا
تو ہی آسرا ہے تو ہی بس خدایا
ہمیں دین و دنیا میں عزت عطا کر
سنور جائیں سب کام رحمت عطا کر
رہے میرے سر میں بھی سودا تمہارا
تو ہی تو ہے معبودِ برحق ہمارا
ہوں تیری رضا کے جتن کوئی ہم سے
تو لکھوا حمد کے متن کوئی ہم سے
تیرا نام ستّار و غفّار بھی ہے
تیری رحمتوں والی چادر بڑی ہے
نبی اولیاء پہ کرم کرنے والے
ہمیں نارِ دوزخ سے یارب بچا لے
سبھی بخشش دینا گناہِ کبیرہ
یا جو بھی ہوئے ہوں گناہِ صغیرہ
ملے نہ کبھی ہم کو فرصت گناہ کی
دعا ہے تیری رحمتوں میں پناہ کی
ہوئے جو گناہ ان کی بخشش عطا کر
ہمیں کر ولائت پہ فائز سخا کر
تیری زاہدہ کا گماں ہے اے اللہ
تو نور و تجلی محبت ہے واللہ

سلامٌ قولاً من رب الرحیم
بتاتا ہے ہم کو قرآنِ کریم

اے اعلیٰ و بالا تو ہی بادشاہ
تیرے در کے منگتے ہیں شاہ و گدا

او ادنیٰ سے بھی ماورا ہے کہیں
میرا کبیریا اکرم الاکرمیں

تیری عظمتیں تیری کیا شان ہے
جو تیرا رہے وہ مسلمان ہے

کوئی بھید تیرے کو نہ پا سکے
خدائی کے داعی تو بے شک ہوئے

نظر سے تیری چھپ وہ سکتے نہیں
مقابل جو آتے ہیں فاسق لعیں

دعا ہے دعا ہے دعا
غلط کار لوگوں سے ہم کو بچا

دعا گو ہیں تیری رضا کے لئے
دے توفیق ہم کو ثنا کے لئے

دے توفیقِ صیام بھی یا خدا
تلاوت سے ملتی ہو روح کی غذا

دہن میں بھی رکھ دی ہے تو نے زباں
کہ کرتے رہیں حمد تیری بیاں

رہا میرا مقصود تیری رضا
مگر ہو ہی جاتی ہے کوئی خطا

عمل نیک کوئی نہیں میرے پاس
مگر رحمت ربّ سے رکھتی ہوں آس

تیرا عفو پالے گی یہ کمترین
تیری رحمتوں پہ ہے میرا یقین

ہے فرمان تیرا میرے ذوالجلال
محیطِ قہر رحمتوں کا ہے جال

تیرے واسطے کوئی مشکل نہیں
جو کہہ دے کہ ہو جاؤ جنت مکیں

تیری رحمتیں ہی رہیں آس پاس
نہ مشکل پڑے نہ ہو خوف و ہراس

تیری ذات کو نہ غم کوئی ہو
اگر آنکھ نم ہو تو دلجوئی ہو

نگاہِ کرم سے بنی بات جب
میں لکھنے لگی ہوں تیری نعت تب

پڑی تھی رکاوٹ پریشان تھی
یہ کیا ہو گیا ہے میں حیران تھی

کہاں حمد اور نعت ہوتی تھی روز
میں خوش ہو کے بے فکر سوتی تھی روز

بہت دن سے کچھ بات بنتی نہ تھی
پریشان تھی اور رات کٹتی نہ تھی

نظر کیوں ہے پھیری شہنشاہ نے
کیا مجھ کو پاگل تیری چاہ نے

میں پھرتی ہوں بے خود تیری راہ میں
اثر کیوں نہیں ہے میری آہ میں

میرے خواب میں میرے گھر آئیے
دعا حمد یا نعت لکھوائیے

تیری زاہدہ تیری خدمت کرے
حمد نعت وصلاۃ پڑھتی رہے

جو دیکھوں شہؐ کا چہرۂ والضحیٰ
تو پھر میری ہو جائے عید الضحیٰ

لبوں پہ ہمارے دعائیں رہیں
کہ امت پہ تیری عطائیں رہیں

میں آقاؐ کی الفت سے سرشار ہوں
کہ انؐ کی وجہ سے میں دیندار ہوں

کرو شاہؐ کی جانب سے قربانیاں
کہ انؐ کی ہیں ساری مہربانیاں

خدا کی رضا ہیں رسولِ خدا
انہی کی رضا میں خدا کی رضا

الٰہی ہمیں ایسی توفیق دے
کہ ہر عمل سنت مطابق رہے

ہمیں اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے
نبیؐ جی کی رحمت بھی ملتی رہے

خدائے زمین آسمان بحر و بر
میرا ہر عمل ہووے مقبول تر

سمجھ دے عقل دے ہمیں خوب تر
تیری بندگی ہووے مرغوب تر

جمالِ نبیؐ کی ضیا بھی رہے
تیرا نورِ حق اور عطا بھی رہے

تیری زاہدہ جب جہاں چھوڑ دے
تیری جنتوں کی فضا میں رہے

ہوا کی خوش گواری کہہ رہی ہے
مبارک رحمتِ ربّا آ گئی ہے

فروزاں ہیں ستارے آسماں پر
فروزاں شمعِ دل بھی یا خدا کر

عطا کر دے ہمیں شانِ ابوذرؓ
فدا کر دیں خدایا جان تم پر

میں رہتی منتظر ہوں یا خدایا
کرم تیرا ہو میرے سر پہ چھایا

میری آنکھوں میں بستے رت جگے ہیں
تیری رحمت کی راہیں تک رہے ہیں

قرارِ جاں میرا کھو گیا ہے
زمانہ سارا دشمن ہو گیا ہے

بدلتا ہے زمانہ رنگ ہر پل
نہیں آتے مجھے کوئی بھی پل چھل

نہیں بھیتی یہاں پر میری ہستی
نہیں بھاتی جہاں والوں کی پستی

میرا دل اس جہاں سے بھر گیا ہے
کہ غم کا بوجھ اتنا پڑ گیا ہے

نصیبِ دشمناں غم کا سماں ہو
ہمیں مقدور اللہ کی اماں ہو

نہ ہوتا زاہدہ غم کہیں پریشاں
ہے ربّ العالمیں تیرا نگہباں

بڑا منفرد ہے ٹھکانہ تیرا
بڑا ارفع اعلیٰ گھرانہ تیرا
تیرا تذکرہ خیر ہی خیر ہے
تو آقاؐ ہے میرا کہاں غیر ہے
رضا آپؐ کی جن کو مطلوب ہے
تیری ذاتِ اقدس سے منسوب ہے
تیری آلؑ و عترتؑ کی کیا بات تھی
گزرتی عبادت میں ہر رات تھی
سدا دینِ حق تعالیٰ کی سوچتے
رہے متقی دینِ حق سیکھتے
تیرے لاڈلے تیرے دین کا حصار
رہے کم سنی میں جو کاندھے سوار
وہ شہزادیاںؑ شاہزادے تیرے
جو کرب و بلا کے ظلم میں گھرے
کڑی دھوپ گرمی میں پیاسے رہے
مگر دین کی خاطر وہ ڈٹ کر لڑے
تھے ہر سمت دشمن تھی تشنہ لبی
قضا آپؑ کے سامنے تھی کھڑی
شہادت سے محروم جو رہ گئے
غم و دکھ کے دریا میں وہ بہہ گئے
تیری زائرہ کو نہ موقع ملا
کہ کر دیتی یہ جان ان پہ فدا

کلام
نمبر 129

بڑی خوش کن یہ گھڑیاں ہیں تو اسی پیاری آئی ہے
سہانی عید کی صبح ولادت اس نے پائی ہے
میری چندا تمہارے سر سے صدقے وار دیتے ہیں
بری نظروں کے سرکش تیر کو ہم باندھ لیتے ہیں
تیرے گل گوں چہرے پر ملاحت ہے صباحت ہے
اے ننھی جان سچ سچ تو ہمارے دل کی راحت ہے
تمہاری نرگسی آنکھوں میں تارے جھلملاتے ہیں
تمہاری مسکراہٹ دیکھکر سب کھلکھلاتے ہیں
تیرے ننھے سے ہاتھوں کی بناوٹ دل بہلاتی ہے
تمہاری غوں و غاں بھی ہم سبھوں کا دل لبھاتی ہے
میری کومل کلی تم کو اٹھا کر روح کھلتی ہے
تمہیں جب ساتھ لپٹا لوں بڑی فرحت سی ملتی ہے
تیری کلکاریوں سے گھر میں رونق ایسی آئی ہے
بہاریں آگئیں گھر میں خوشی ہر دل پہ چھائی ہے
دعا گو ہے تیری خاطر سے اپنا یا پرایا ہو
ہو قسمت کی دھنی بچی نصیبہ اچھا پایا ہو
خدا وندا تیری رحمت میں بچی یہ پھلے پھولے
تیرے دست کرم میں ہو سدا خوشیوں میں یہ جھولے
میرے اللہ نگاہِ لطف میں اس کو سدا رکھنا
بروں سے ہر برائی سے سدا اس کو جدا رکھنا
میرے اللہ اس بچی کو عزت آبرو دینا
خدایا عزت و رحمت کی چادر میں چھپا لینا
تیرے محبوب کی شیدا مطیع ماہِ مبین کی ہو
خواہش زاہدہ کی ہے مبلغ تیرے دین کی ہو

اب ذہن میں ہے ہمارے ذکر پاکِ مصطفیٰؐ
سیّد و سالارِ امت مظہرِ نورِ خدا

سارے عالم میں ہے چرچا جس کی رحمت عام کا
ادنیٰ و اعلیٰ میں رہتا ذکر ہے اس نام کا

جبکہ ہے اللہ کے اوراد میں شامل یہ نام
پیار سے کہتا ہے ربِ ذوالمنن اس کو سلام

بھیجنا تمؐ پر درود مستقل ہے ربّ کا کام
آلؓ و عترت آپؐ کی پر آپؐ پر رحمت مدام

اور حکم ہے ربّ تعالیٰ کا فرشتو تم کہو
الصلوٰۃ والسلام ہر گھڑی پڑھتے رہو

عالمِ ارواح میں ہر سمت یہ چرچا رہے
رحمتِ عالم کی مدحت ہر کوئی کرتا رہے

الصلوٰۃ والسلام یا رحمۃ للعالمینؐ
تیرے اہلؓ و آلؓ پر بھی رحمتیں ہوں شاہِ دینؐ

یا محمدؐ مصطفیٰؐ تمؐ پر درودیں بے بہا
تیرے سب اصحابؓ پر بھی رحمتیں بے حد شہاؐ

اہلِ دنیا کے لئے یہ حکم ہے اللہ کا
مومنو پڑھتے رہو صلّ علیٰ صلّ علیٰ

باقی اگلا صفحہ پر

چاہتے ہو گر خدا کی رحمتوں سے رابطہ
رحمتِ عالم سے قربت کا ہے یہ اک راستہ

جس کی رحمت سے خدا کی نعمتیں پائیں سبھی
جس کی برکت آنے دیتی ہی نہیں کوئی کمی

جس کی رحمت نے کیا ہے عاصیوں کو بے خطر
نور وہ اللہ کا ہے شافعِ روزِ حشر

اے شہنشاہِ دو عالم آئیے بہرِ مدد
دشمنی پر کمر بستہ ہیں رذیل تا ابد

گھیرتے ہیں سارے مل کر فاسق و فاجر لعین
پھر رہے ہیں چاروں جانب دندناتے فاسقین

توڑیئے ان کے قدم مجھ میں تو طاقت یہ نہیں
الغیاث و المدد یا سیدالقاہرین

اور ہے دل کی تمنا آپ کے گنبد تلے
اجل آئے نعت یا قرآن کو پڑھتے ہوئے

کاش آجائے پیامِ رحمۃ اللعالمین
ہو نہ جائے زاہدہ دنیا سے رخصت یوں کہیں

7

تیری نظرِ رحمت ادھر اٹھ گئی
تو نارِ جہنم سبھی بجھ گئی

پریشاں تھی میں دل شکستہ تھی میں
کریم آ گئے تو شگفتہ تھی میں

میرے گھر میں اتری ہو جیسے بہار
ہر اک شے پہ لگتا ہے آیا نکھار

پیمبر خدا کے میری جانِ جاں
میری آل کو دے دو اپنی اماں

تمہارے قصیدے کہیں روز و شب
نہ بھائے انہیں کچھ شغل اور اب

حمد نعت سے دل کو بہلائیں وہ
مقدر پہ اپنے بھی اترائیں وہ

کہ سرکار نے چن لیا ہے ہمیں
ہمیشہ وہ شاہ کے دھیان میں رہیں

ہے روزِ ازل سے ابد تک دعا
ابد سے ورے شافعِ روزِ جزا

تیری رحمتوں کے چمن میں رہیں
درود و حمد ہی دہن میں رہیں

تیرے ہاتھ ہے لاج شاہِ امم
خزینہ حمد نعت ہو وے نہ کم

خدا ہم سے راضی ہو جب دیویں دم
تیری رحمتیں ہی ملیں ہر قدم

رہیں پیشِ خدمت کے صلے قائدہ
دعا کر رہی ہے تیری زاہدہ

1

تجھے یاد میں کر رہی ہوں روزانہ
تعلق ہے تجھ سے میرا عاشقانہ

میں نغموں میں تجھ سے رہی بات کرتی
یوں ہی صبح کرتی یوں ہی رات کرتی

مزے تیری رحمت کے میں پا رہی ہوں
حمد نعت سے خود کو بہلا رہی ہوں

و گرنہ حوادث کے گھیرے پڑے ہیں
میرے گرد دشمن کے جھتے بڑے ہیں

برائی کے رستے پہ ہم کو بلائے
جرم کرتے ہیں اور دولت کمائے

ہمیں دھمکیاں دیتے اور ہیں ڈرائے
گناہوں کی نگری کو یہ ہیں بسائے

پراگندہ حالت ذہن کو ملکوں ہے
مگر یادِ اللہ سے دل کو سکوں ہے

ہمیں دکھ کے دریا سے آقا نکالو
سنبھالو سنبھالو ہمیں تم سنبھالو

پریشان خدام تیرے بڑے ہیں
کہ ہر سمت فاسق و فاجر کھڑے ہیں
پریشانیوں سے ہمیں تم بچانا
ہدایت کے رستے پہ ہم کو چلانا

نگاہوں کو جلووں سے تم جگمگانا
خدارا ہمیں صرف اپنا بنانا

مظالم سے ہم کو بچانے کو آؤ
تو پھر سے ہمارا بھرم تم بناؤ

کہانی کسی کو نہیں جو سنائی
جو آجائیں سرکار تو ہے بتائی

کڑے امتحانوں سے ہم گزر آئے
مظالم ہیں کفار نے ایسے ڈھائے

خشک ہو گئے اب تو آنکھوں کے سوتے
کہ ہم ادھ موئے ہو گئے روتے روتے

یہ ظالم ہیں کفار نیت بری ہے
کہ پوجا تو دولت کی دیوی کی ہے

یہ چوری کا کھاتے ہیں سب آب و دانہ
نہیں اچھا لگتا انہیں خود کمانا

ذرا دین اللہ کی پرواہ نہیں ہے
نہیں ان کا اللہ سے ناطہ نہیں ہے

انہیں خوف اللہ سے آتا نہیں ہے
کوئی نیک کلمہ بھی بھاتا نہیں ہے

تیری راہ پر وقت گو کڑا ہے
مگر حمد نعتوں کا بھی سلسلہ ہے

کلام نمبر 62

تصور میں نظر آتی سنہری ایک جالی ہے
تو اس جالی کے اندر آپؐ کا روضۂ عالی ہے

کھڑے ہیں باادب سر خم کیے خدام ہر جانب
تصور میں میرے آقاؐ کی تصویرِ خیالی ہے

تیرے پہلو میں بوبکرؓ و عمرؓ تشریف فرما ہیں
معطر ہیں فضائیں چار سو رحمت نرالی ہے

سماں تیری ریاضِ منفرد کا ہو بیاں کیسے
ہجومِ عاشقاں کے درمیاں جنت کی والی ہے

ہمیں بھی چاہِ رحمت سے ملے اک قطرۂ رحمت
تیری موجِ سخاوت سے ابھی دامن یہ خالی ہے

حضوری کا ملے مژدہ چلوں سرکارؐ کے در پر
میرے آقاؐ کی الفت کی تڑپ اس دل نے پالی ہے

تمہاری زاہدہ کی آرزو سرکارؐ پر آئے
گدائے رحمتِ عالمؐ کھڑی بن کر سوالی ہے

1

تمہارا مدینہ بہت ہمکو پیارا
جہاں پر ہے آقا جی روضہ تمہارا

مدینے کی بستی کے سارے نظارے
اے پیارے تیری رحمتوں کے اشارے

تیرے سبز گنبد کی چھاؤں میں پیارے
خدا کی تجلی کے پر نور دھارے

کہ آرام گاہ بنی ہے یہاں پر
خدا نے اتاری ہے جنت وہاں پر

کبھی ہم بھی تھے تیرے مہمان سارے
بڑے اوج پر تھے مقدر ہمارے

کبھی آ رہے تھے کبھی جا رہے تھے
مقدر پہ اپنے بھی اترا رہے تھے

لبوں پر تھے رہتے درودوں کے نغمے
سماعت میں قرآں کلاموں کے نغمے

نگاہوں میں منظر سہانے سہانے
تیری رحمتیں لوٹنے کے بہانے

کبھی بیٹھے جا کے جنت میں تیری
کبھی لب پہ فریاد کر داد گیری

نبوت کی شمع کے قدموں میں روئے
دعا کرتے تیرے تصور میں کھوئے

میری آہ و نالہ کا تھا یہ فسانہ
بلاتا بلاتا ہمیں پھر بلاتا

تیری مصطفیٰ کی رہیں یہ ادائیں
لبوں پر رہیں ہر گھڑی التجائیں

1

تیری جنتوں میں کٹے زندگانی
خدا کی نبی ﷺ کی رہے مہربانی
میری آخرت بھی رہے تیرے ہمراہ
کبھی نہ کرے ہم کو شیطان گمراہ
تمہارے حوالے میں رہنا ہے ہمکو
قصیدہ تمہارا ہی کہنا ہے ہمکو
سعادت ہمارے لئے یہ بڑی ہے
کہ نظرِ عنایات ہم پر پڑی ہے
اسی واسطے التجا ہے ہماری
رہے ہم پہ نظرِ کرم اب تمہاری
تمہاری عنائت کے موتی چنوں میں
رہوں میں ہمیشہ تمہاری رہوں میں
میرا سارا کنبہ تیرے گھر میں آئے
سلاموں دروں کی چادر چڑھائے
میں اشکوں کے موتی نذر کرنے آؤں
کتابِ محبت سے نعتیں سناؤں
دروں سلاموں کی مالا پرو کر
تیری بارگاہ میں عرض ہے یہ رو کر
میں کرتی ہوں آقا ﷺ محمد نعت گوئی
کریں نعت گو اپنی کی دلجوئی
تیرا زاہدہ پہ کرم تو بڑا ہے
تیرے پیار کا رنگ اس پر چڑھا ہے

روان حجاج کا پھر ہے سفینہ
کہ آنے والا ہے حج کا مہینہ

خدایا گر بنے پھر کوئی حیلہ
تو بن جائے ہمارا کچھ وسیلہ

پڑھیں صلِّ علیٰ کے ہم ترانے
چلیں سرکارؐ کی مدحت سنانے

چلوں بن کر گدائے مصطفیٰؐ میں
رہوں جا کر ریاضِ مجتبیٰؐ میں

پہنچ جائیں درِ خیرُ الوریٰؐ سب
شفاعت آپؐ کی ہو جائے واجب

حضوری میں رہیں ہم شاہِ دیںؐ کی
پڑھیں ہم فاتحہ پھر نورِ عینؓ کی

بقیع میں رہنے والے چاند تارو
دعا میرے لئے بھی کر گزارو

ملے مجھ کو بھی گھر الرحمٰن بقیع میں
رہیں ہم اس حسین جائے رفیع میں

چلیں جب قافلے کعبے کی جانب
پڑھیں لبیک کے نغمے سبھی لب

تیری رحمت کے ہیں سارے ہی طالب
رہے ہر کام پر رحمت ہی غالب

حجرِ اسود کو چوموں جا کے پھر سے
کہ دستِ شاہؐ کو چوما تھا اس نے

میں چوموں جا کے پھر رکنِ یمانی
بیاں کر دوں میں پھر اپنی کہانی

میرے اللہ کی رحمت ہو ہر پل
میرے سرکارؐ کی شفقت ہو ہر پل

ادا ارکانِ حج ہوں دل لگا کر
تو حج مبرور کو سر پر سجا کر

تمہاری چاہ سے رخصت ملے تو
وداعِ حجاج ہوں رخصت ملے تو

خیر کر دینا اپنی زاہدہ کو
کہ اگلے سال پھر سے حاضری ہو

نسیمِ صبح مسرت سے گنگناتی ہے
خوشی کے گیت بڑی مست ہو کے گاتی ہے
کبھی وہ جھومتی لہراتی بل بھی کھاتی ہے
وہ میرے عارض و گیسو کو چوم جاتی ہے

حسین خوابوں کے بستر سے پھر اٹھاتی ہے
خوشی کی خبر ہے! وہ شوخ مسکراتی ہے

کہ آنے والے ہیں سرکار پھر بتاتی ہے
وہ راہِ آقا میں گل بار ہوتے جاتی ہے

میں جانِ جاں کی مسند کو پھر سجاتی ہوں
میں اُن کی راہ میں دل کا دیا جلاتی ہوں

درود پڑھتے گزرتی ہے رات آنکھوں میں
سحر میں آتی ہے خوشبوئے شاہ سانسوں میں
میں عشقِ آقا سے سرشار ہو کے بیٹھی ہوں
خوشی سے اشک بہے ہار رو کے بیٹھی ہوں

تیری نذر کو بناتی ہے گیت تیری کنیز
ہیں زاہدہ کو جہاں بھر سے بڑھ کے آقا عزیز

دعا

تو شاہِ دیں کی اماں میں ہو بامراد رہے
تو دین و دنیا میں مسرور خوش آباد رہے

تیرے نصیب میں سرکارِ دیں کی نصرت ہو
کرم حبیبِ خدا کا ہو شاد باد رہے

تجھے نصیب ہو سرکار کی قدمبوسی
ہر ایک لمحہ تجھے مصطفےٰ کی یاد رہے

درود پڑھتے گزرتے ہوں روز و شب تیرے
تیرا خیال و خرد پرسکون و شاد رہے

تمہارے خون میں شامل ہو نورِ قرآں کا
تو ہر جہاں میں شادان و بامراد رہے

اے جانِ زاہدہ تجھ پر خدا کی رحمت ہو
جو میری بیٹی کا دشمن ہو نامراد رہے

نظم نمبر 51

اس انجمن میں میرا خیال وھرد گیا
جس میں ہے پاکبازوں کا ہر اک فرد گیا
جن کو چنا تھا رحمت پروردگار نے
بھیجی نوید جنتوں کی کردگار نے

ہر امتحانِ عشق میں پورے اتر گئے
جب کربلا و خیبر و خندق بدر گئے
دینِ خدا کے واسطے جاں سے گزر گئے
دشمن کے تیغ و تیر بھی دل میں اتر گئے

تھیں دل میں ان کے جاگزیں اللہ کی چاہتیں
وہ پا گئے ہیں دائمی جنت کی راحتیں
ان نیک پاک لوگوں کے دل کو نہیں تھا روگ
عشرہ مبشرہ کہتے ہیں دنیا میں ان کو لوگ

جن کا مزاج عشق و اطاعت رہا سدا
یا رب ان ہی کے نقشِ قدم پر ہمیں چلا
اب زاہدہ بھی آپ کی رحمت کو اوڑھ لے
پہنچے بریں میں اس جہانِ فانی کو چھوڑ کے

ہے اللہ مہرباں مجھ پہ بہت
میں غمگیں پریشاں تھی مضطرب بہت

کرم کی ہوائیں چلیں اس طرح
بہاریں ہوں اتریں یہاں جس طرح

سمجھ بوجھ مجھ کو عطا ایسی کی
حمد نعت کہتا ہو فطرت میری

یہ انعامِ حق ربّ کا احسان ہے
کہ رحمتؐ لقب بھی مہرباں ہے

وظیفہ میرا نام جپنا تیرا
تو شام و سحر راہ تکنا تیرا

میرے آقاؐ آئیں قدم ان کے لوں
میں ہم راہ انؐ کے ہی ہمراہ رہوں

سفر آخری ہوں چراغِ سحر
تیری زائرہ ہے تیری منتظر

نمبر 47

شہنشاہِ عرب و عجم مرحبا
میرے پاس ہر پل میرا دلربا

اِدھر دیکھتی ہوں اُدھر دیکھتی ہوں
تمہارا ہے جلوہ جدھر دیکھتی ہوں

سحر اجلی اجلی تو راتیں ہیں رحمت
میرے سیّدی تیری باتیں ہیں رحمت

میرے لب پہ ہر دم درودوں کے نغمے
تمہاری عنایات پیہم کے چشمے

مقدر کو میں اوج پر دیکھتی ہوں
غرور و کبر سے بہت روکتی ہوں

بہت رشک سے دیکھتے ہیں مجھے سب
کہ میں بندہ پرور کی رحمت میں ہوں اب

کھڑی ہوں حضوری میں شاہِ زماں کی
کرم زاہدہ پر ہو شاہِ شہاں جی

786

نمبر 48

نوید مسرت مجھے جب ملی
میری روح جھومی میری جاں کھلی
پیام آقا جی کا ہے رحمت بھرا
یقیں آیا مجھکو ہے مشکل ذرا
کہ میں مشکلوں میں تھی رنجور تھی
یہ سب جانتے ہیں کہ مجبور تھی
میرے شاہ نے لطف اتم کر دیا
کریم آئے مجھ پر کرم کر دیا
شہنشاہ ابرار دلدار نے
میرے آقا پیارے نے سرکار نے
تپش پر میری ہاتھ جب دھر دیا
میں تھی نیم جاں پھر کھڑا کر دیا
کیا کس نے پھر سے ہے زندہ مجھے
کیا قابل کام دھندہ مجھے
طبیبِ جہاں ہے سوا کون ہے
حبیبِ خدا سا ہوا کون ہے
مسیحائے انس اور جاں ہیں وہی
شفا اور خرد ہوش پھر مجھ کو دی
انہیں تھی خبر میری سب ہے کھلی
جو کر دی نظر میری مشکل ٹلی
میرا حوصلہ بھی بڑھاتے ہیں وہ
محبت بھی مجھ سے جتاتے ہیں وہ
بڑی شفقتوں سے کہی بات اب
بہت تھوڑی رہتی تھی جب رات تب
چلی آؤ دل میں نہ حسرت رہے
ہے در میرا وا زائرہ کے لئے

جدا آسماں منفرد ہے زمیں 32
تمہارے مدینے کی سلطانِ دیں
تمہاری فضا سے مہکتا ہوا
ترا سبز گنبد ہے لگتا حسیں
اذانیں بھی دلکش فضا دلنشیں
عبادت کی لذت وجد آفریں
ترا عشق دل میں چھپائے ہوئے
ترے در پہ رکھتے رہے ہیں جبیں
زباں و بیاں میں ترا نام تھا
نظر میں مناظر حسیں سے حسیں
میں جب دیکھتی روضۂ مصطفےٰ
تصور میں آ جاتے ماہِ مبیں
تو میں پیش کرتی درودوں کے ہار
سلاموں کی کلیوں کے تحفے حسیں
کبھی تیرے قدموں میں حاضر رہی
نذر کرنے کو نعت سلطانِ دیں
ہوں مقبول درگاہ شاہِ زمن
حمد نعت جو بھی ہیں میں نے کہیں
مہربانی تیری ہمیشہ رہی
ہے مجھ سی گنہگار تیرے قریں
ترے لطف کے میں تو قابل نہ تھی
پشیمان رہتی ہے یہ کمتریں
سیاہی گناہوں کی ڈھل جائے گی
تری مدحتوں سے ہے دل کو یقیں
تڑپتا ہے دل جاؤں پھر دیکھنے
دیارِ مقدس کی پیاری زمیں
تری جنتوں میں سروں سیر پھر
نشاط آگئیں گھڑیاں ہوں اے جانِ دیں
تری زائرہ آ کے پھر پیش ہو
ترے پیارے دربار ماہِ مبیں

786

4%

ذیشان کی ہے رفعت و عظمت بڑی بڑی
خدمت میں فوجِ قدسی ہے رہتی کھڑی کھڑی
اُن کے کرم کی دھوم ہے ہر سو بڑی بڑی
جاکر ان ہی کے در پہ میں بھی رہوں پڑی
دکھ درد اپنے شاہؐ کے گوش گزار دوں
ٹوٹے دلوں کا آخری ہیں آسرا وہی
کردیں گے شاہِ دوسرا ہر غم الم جدا
اس در سے خیر کی مجھے امید ہے بڑی
سرکارؐ کے حرم میں کروں سجدہ ریزیاں
جب مسجدِ نبیؐ میں جماعت کی ہو گھڑی
ہو حرم کی نماز و تلاوت سے روح جواں
اور ذہن میں تلاوتِ قرآں کی مدھ بھری
سو جائے پرسکون تیری زاہدہ وہاں
تیری ریاض میں ہو قضا منتظر میری